انا للہ وانا الیہ راجعون ○ انا للہ وانا الیہ راجعون ○ انا للہ وانا الیہ راجعون ○ انا للہ وانا الیہ راجعون ○

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوّت کراچی

موتُ العالِم، موتُ العالِم، موتُ العالِم

ولی ابن ولی حضرت مولانا عبیداللہ انور انتقال کر گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون ○

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام اور انجمن خدام الدین کے امیر مولانا عبیداللہ انور مورخہ ۲۸ / اپریل ۸۵ / بروز اتوار صبح تقریباً ساڑھے سات بجے انتقال فرما گئے۔ انہیں ان کے گرامی قدر والد شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں میانی صاحب کے قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ میں کم و بیش ڈیڑھ لاکھ افراد نے شرکت کی۔

(تفصیلات اندر کے صفحات میں دیکھئے)

جلد ۳ ○ ۱۹ تا ۲۵ شعبان ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۰ تا ۱۶ مئی ۱۹۸۵ء ○ شمارہ ۴۵

انا للہ وانا الیہ راجعون ○ انا للہ وانا الیہ راجعون ○ انا للہ وانا الیہ راجعون

خصائل نبوی ﷺ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابوداؤد حدثنا شعبة عن یزید الرشک قال سمعت معاذة قالت قلت لعائشة اکان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصوم ثلثة ایام من کل شہر قالت نعم قلت من ایہ کان یصوم قالت کان لا یبالی من ایہ صام . قال ابوعیسیٰ ویزید الرشک هو یزید الضبعی البصری وهو ثقة وروی منه شعبة وعبدالوارث بن سعید وحماد بن یزید و اسمٰعیل بن ابراهیم وغیر واحد من الائمة وهو یزید القاسم ویقال القسام و الرشک بلغة اهل البصرة هو القسام

معاذہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ رکھتے تھے، میں نے مکرر پوچھا کہ مہینہ کے کن ایام میں رکھتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ اس کا اہتمام نہیں تھا۔ جن ایام میں موقعہ ہوتا رکھ لیتے۔

فائدہ یعنی کسی زمانہ میں یہ بھی معمول شریف رہا ہے کہ تعیین ایام کا اہتمام نہیں تھا اور کبھی مخصوص ایام میں مثلاً مہینہ کی پہلی تین تاریخوں میں کبھی مہینے کے اخیر تین ایام میں کبھی ایک مہینہ میں شنبہ، یکشنبہ، دوشنبہ کو رکھتے اور دوسرے مہینہ میں سہ شنبہ، چہار شنبہ، پنجشنبہ کو رکھتے اسی لیے اس بارے میں مختلف روایات وارد ہوئی ہیں اور اسی لیے حضرت عائشہ رض نے تعیین کا انکار فرمادیا۔

حدثنا ابوحفص عمرو بن علی حدثنا عبداللہ بن داؤد عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن ربیعة الجرشی عن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتحری صوم الاثنین والخمیس.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر، جمعرات کے روزہ کا (اکثر) اہتمام فرماتے تھے۔

فائدہ بعض روایات میں ان دنوں کے روزے کے اہتمام کی وجوہ بھی وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ ایک وجہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں قریب ہی آرہی ہے کہ یہ دونوں دن اعمال کی پیشی کے ہیں۔ پیر کے دن کے متعلق مسلم شریف کی ایک روایت میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ میں پیر ہی کے دن پیدا کیا گیا تھا۔ اور پیر ہی کے روز مجھ پر قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا ہے۔ ایک حدیث میں وارد ہے کہ پیر اور جمعرات کے دن حق تعالیٰ جل شانہٗ ہر مسلمان کی مغفرت (البشرط قواعد) فرما دیتے ہیں۔ مگر جن دو شخصوں میں آپس میں جھوٹ جھگڑا ہو ان کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ ان کی مغفرت کو اس وقت تک روک دیا جائے جب تک کہ یہ آپس میں صلح صفائی کرلیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

جلد نمبر ۳

ختم نبوت
کراچی

شمارہ نمبر ۴۵

فہرست

۱۔ خصائل نبوی ؐ — حضرت شیخ الحدیث رح — ۲

۲۔ ابتدائیہ — ۵

۳۔ دبئی میں چاول کی جگہ ہیروئن — ۷

۴۔ مولانا عبیداللہ انور رح کا جنازہ — مولانا کریم بخش — ۹

۵۔ کراچی کی ڈائری — ندیم رانا — ۱۱

۶۔ آپ کے مسائل کا حل — مولانا محمد یوسف لدھیانوی — ۱۳

۷۔ دورۂ افریقہ — م۔ا الحسینی — ۱۵

۸۔ کاروان ختم نبوت — ۱۹

۹۔ بزم ختم نبوت — ۲۲

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

دو روپیہ

فون نمبر

۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ — ۷۰ روپے
ششماہی — ۴۰ روپے
سہ ماہی — ۲۰ روپے

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی
امجد محمود

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۳۴۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان و ہندوستان	۱۶۵ روپے

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: A/۲۰ سائٹ مینشن
ایم۔ اے جناح روڈ۔ کراچی۔

مُلک کا مایۂ ناز مشروب، دیس دیس مرغوب

لو، گرمی اور تپش کی شدت سے جب جسم نڈھال اور جان بے حال ہوجائے تو پیاس بجھنے کا نام نہیں لیتی۔

مشرق کے حکما نے صدیوں کی جستجو اور تجربوں کے بعد ایسی جڑی بوٹیاں دریافت کیں جن میں انسان کے جسمانی نظام کو ٹھنڈک اور تازگی پہنچانے والے مؤثر اجزا شامل ہیں۔

روح افزا اسی مسلسل تحقیق کا حاصل ہے۔ یہ قدرتی جڑی بوٹیوں، پھولوں اور پھلوں سے تیار کیا جاتا ہے اسی لیے کوئی دوسرا مشروب اس کا ثانی نہیں۔

روح افزا ایک خوش ذائقہ، خوشنما رنگ اور پُر تاثیر مشروب ہے جو جسم و جاں کو فرحت پہنچا کر فوری پیاس بجھاتا ہے اور تر و تازگی لاتا ہے۔

بے شک - بے مثال

روح افزا

مشروبِ مشرق

ہمدرد

ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

آفیشل مشروب

ورلڈ اوپن اسکواش چیمپین شپ

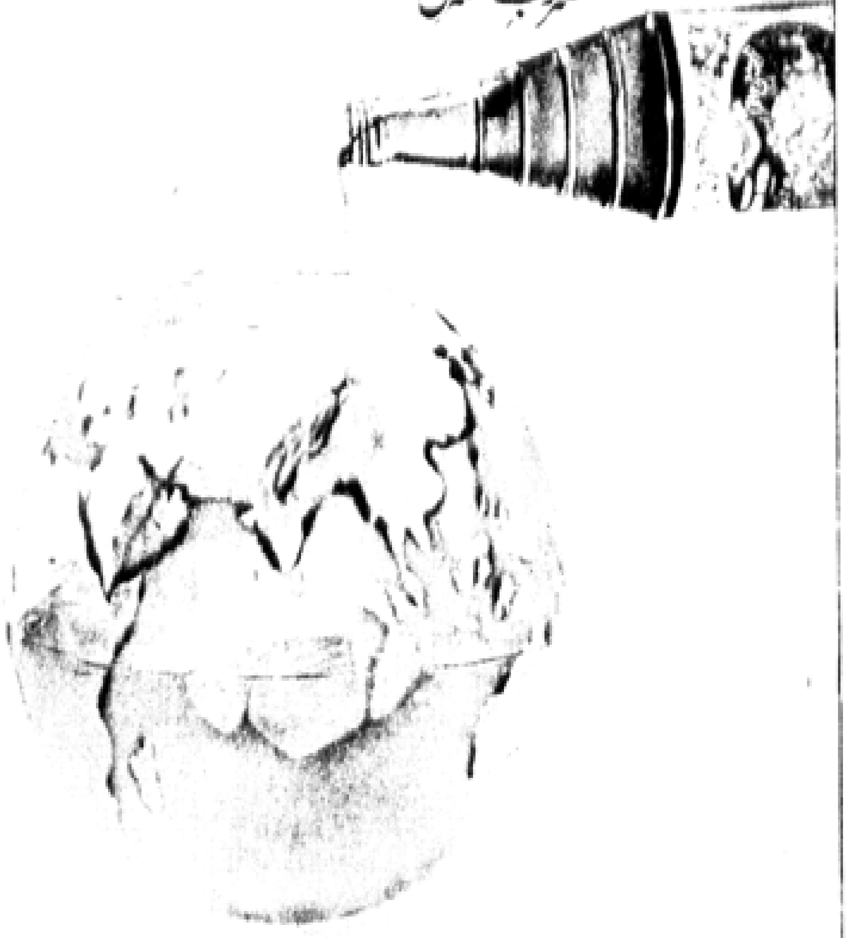

Adarts HRA.1.85

ابتدائیہ

مولانا عبیداللہ انور کی وفات، ایک قومی سانحہ

تحریک ولی اللہی اور سندھی کے وارث، سلسلہ قادریہ راشدیہ کے امین، قطب زمانہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے فرزند اور جانشین، کالعدم جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی امیر ولی بن ولی حضرت مولانا عبیداللہ انور ۷، شعبان المعظم ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۸، اپریل ۱۹۸۵ء کو صبح سات بج کر ۲۵ منٹ پر انتقال کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

ابھی چند روز پہلے مولانا کو میو ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا اسی وقت سے ان کے ہر عقیدت مند کو دھڑکا لگا ہوا تھا اور وہ بارگاہ رب العزت میں ان کی صحت کے لیے دست بدعا تھا لیکن تقدیر غالب آگئی، وقت مقررہ آن پہنچا اور مولانا عبیداللہ انور اپنے لاکھوں عقیدت مندوں، ساتھیوں اور عزیزوں کو روتا سسکتا چھوڑ کر وہاں پہنچ گئے جہاں سے کوئی جانے والا واپس نہیں آیا۔

اس دنیا میں آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہے جو آیا ہے اس نے جلد یا بدیر بہر حال جانا ہے لیکن بعض جانے والے ایسے ہوتے ہیں جن کے جانے سے ایک دنیا اجڑ جاتی ہے، منبر و محراب پر اداسی چھا جاتی ہے دینی مجالس کی رونقیں ماند پڑ جاتی ہیں، بلکہ پورا عالم سوگوار نظر آتا ہے، ایسی موت ایک عالم دین کی موت ہے جس کے بارے میں فرمایا گیا:

موت العالِم موت العالَم ۔۔

ایک عالم دین کی موت پورے عالم کی موت ہے۔

مولانا عبیداللہ انور بھی ایسے ہی ہمہ صفت عالم دین تھے جنہیں موت نے ہم سے جدا کر دیا۔

حضرت مولانا عبیداللہ انور رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ علمی مجلس ہو تو مولانا گھنٹوں کسی ایک نکتے پر بولتے جاتے تھے۔ مریدوں اور عقیدت مندوں کے درمیان ہوں تو وہ ایسے طبیب نظر آتے جو مریض کی صحیح تشخیص بھی کرتا ہو اور ادویات کی تجویز میں بھی اسے مہارت ہو۔ ادب سے بھی انہیں گہرا لگاؤ تھا۔ رہی سیاست تو وہ ان کے گھر کی تھی۔ سیاست میں وہ امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی، شیخ الاسلام حضرت مدنی، اپنے والد گرامی شیخ التفسیر حضرت لاہوری کے فیض یافتہ بھی تھے اور پیرو کار بھی۔

عملی سیاست کا آغاز انہوں نے ۱۹۵۳ء سے کیا اور جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ ہو گئے اس کے بعد سے انہوں نے متعدد تحریکوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت ہو یا ایوب خاں مرحوم کے خلاف

تحریک بحالی جمہوریت، ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت ہو یا ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفٰے وہ ان سب تحریکوں میں پیش پیش رہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں وہ گرفتار بھی ہوئے اور کافی عرصہ جیل کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ جب ایوب خاں مرحوم کا طوطی بولتا تھا اور کسی کو اس کے مقابلے میں آنے کی جرأت نہیں تھی تو ایسے وقت میں مولانا عبید اللہ انورؒ ہی تھے جو میدان میں نکلے اور ایک مشترکہ جلوس جو جمعیۃ علماء اسلام اور پیپلز پارٹی نے منظم کیا تھا اس کی قیادت کی جس کے نتیجے میں ایک ظالم پولیس افسر نے ان پر اتنا تشدد کیا کہ ان کی پڑھ کی ہڈی، گردے، جگر اور دوسرے اعضا شدید متاثر ہوئے جو ان کی زندگی کے لئے مستقل روگ بن گئے۔ یہی وہ روگ تھا جس کا نتیجہ ان کی موت کی صورت میں ظاہر ہوا۔

حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ کو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان سے دلی لگاؤ تھا وہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جماعت ہے ذکر چلتا تو ختم نبوت کے ایک ایک اکابر کا نام لے کر دعائیں دیتے رہتے۔ خاص طور پر حضرت امیر شریعتؒ کے بعد حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت قاضی صاحب، مولانا لال حسین صاحب اخترؒ، مولانا محمد حیات صاحبؒ فاتح قادیاں اور حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کا بہت تذکرہ فرمایا کرتے جب سے دارالکفر ربوہ میں شمع ختم نبوت کے پروانے داخل ہوئے اس وقت سے مجلس کے کارکنوں کی بھی تمنا تھی کہ حضرت مولانا مرحوم ربوہ آئیں اور حضرت بھی اس خواہش کا اظہار کرتے تھے لیکن بیماری اور مصروفیات سفر کے راستے میں حائل ہو جاتی تھیں۔ یہ کارکنان ختم نبوت کی خوش قسمتی ہے کہ ربوہ میں ہونے والی گذشتہ کانفرنس میں حضرت مولانا مرحوم بمعہ اپنے خاص احباب اور متعلقین کے تشریف لے گئے اور جب انہوں نے ربوہ جیسے شہر میں ہزاروں مسلمانوں کا اجتماع اور مجلس کے مراکز دیکھے تو ان کی خوشی قابل دید تھی غالباً ۱۹۷۳ء میں مولانا جب کراچی آئے تو مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے اراکین کے اصرار پر مجلس کے دفتر میں بھی تشریف لائے تھے اس وقت مجلس کا دفتر ریڈیو پاکستان کراچی کے بالمقابل واقع تھا۔

حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ کی وفات صرف جمعیۃ علماء اسلام اور ان کے لاکھوں عقیدتمندوں کے لیے ہی ایک سانحہ نہیں بلکہ یہ قومی سانحہ ہے جسے مستقبل میں طویل عرصے تک محسوس کیا جائے گا۔ ادارہ ختم نبوت حضرت مرحوم کے صاحبزادگان مولانا اجمل میاں قادری، مولانا اکمل میاں قادری اور ان کے دیگر پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے، اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ایک اور جھوٹا نبی

قادیانی "نبوت" کے معاملہ میں بڑے فراخ دل واقع ہوتے ہیں۔ ان کے ہاں "نبوت" سے زیادہ کوئی شے سستی نہیں ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ (نعوذ باللہ) "ایک کیا ہزاروں نبی آسکتے ہیں"۔ "ظلی نبوت"، "بروزی نبوت" وغیرہ وغیرہ کی اصطلاح بھی مرزا قادیانی کی اختراع ہے۔ مرزا قادیانی کی دیکھا دیکھی قادیانی امت میں ویسے بھی کئی "جھوٹے" "مہدی" و "نبی" گذرے ہیں۔ جنہوں نے مرزا قادیانی کی طرح نبوت کا دعویٰ کیا۔

باقی ص ۱۸ پر

دبئی میں چاول کی بجائے ہیروئن کی برآمدگی

کیا اس میں مرزائیوں کا ہاتھ تو نہیں؟

ندیم سرانا

روزنامہ جنگ کراچی ۲۵ اپریل ۸۵ء کی خبر ملاحظہ ہو۔

" معلوم ہوا ہے کہ حکام نے پاکستان سے چاول کی آڑ میں ہیروئن اسمگل کرنے کی کوشش ناکام بنادی اور ایک کنٹینر سے اربوں ڈالر مالیت کی ایک ٹن ہیروئن برآمد کرلی۔ تفصیلات کے مطابق ۱۲ اپریل کو پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن کے جہاز چترال کے کراچی سے دبئی پہنچنے پر ایک کنٹینر سے جس میں چاول لدا ہوا تھا۔ ایک ٹن ہیروئن برآمد کی تھی۔ یہ چاول پاکستان رائس ایکسپورٹ کارپوریشن نے دبئی کی ایک فرم وادسم کو برآمد کیا تھا۔"

۱ ——— چاول پاکستان کے لیے زرمبادلہ کے حصول کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اس ذریعہ کو ختم کرنے اور بیرونی دنیا میں پاکستان کی ساکھ کمزور کرنے کے لیے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کام ہو رہا ہے جس میں مرزائی پیش پیش ہیں۔ دبئی پہنچنے والے جہاز سے چاول کی بجائے ایک ٹن ہیروئن برآمد ہونے میں اسی مرزائی لابی کی سازش کارفرما نظر آتی ہے۔ کیونکہ چاول رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کی ذمہ داری پر ایکسپورٹ ہوتا ہے، چاول کی ترسیل سے متعلقہ ڈویژن کا جنرل منیجر حمزہ بن عبدالقادر ہے جو کہ پکا قادیانی ہے اور بارہ سال سے اسی شعبہ سے متعلق ہے۔ ایکسپورٹ سے متعلقہ چاول کی تیاری، پیکنگ اور جہاز پر روانگی، یہ تمام شعبے اسی قادیانی سے متعلق ہیں۔

۲ ——— چاول برآمد کرنے کے لیے ہیری مل میں تیار ہوتے ہیں۔ اور وہیں تھیلیوں میں بند کیے جاتے ہیں۔ چین انسپکٹروں کی موجودگی میں یہ کام انجام پاتا ہے۔ ان کا تعلق بھی قادیانی جماعت سے بتایا جاتا ہے اور جنہیں حمزہ بن عبدالقادر پورا پورا تحفظ دیتا ہے

۳ ——— ایک شعبہ "پروکیورمنٹ" کا ہے جس کا منیجر "ایس۔ کے۔ ملک" قادیانی ہے۔ اس کے بارے میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ مرزائیت کا پرزور مبلغ ہے۔ اور اس نے اپنے تحت کئی سندھیوں کو مرزائی بنایا ہے۔ یہ شخص پہلے لاڑکانہ میں تھا۔ تو وہاں بھی انہیں سرگرمیوں میں مصروف تھا۔

۴ ——— کئی مرتبہ مال غائب ہوا، اسٹاک میں کمی واقع ہوئی، اسٹاک کی کمی کا ذمہ دار حمزہ بن عبدالقادر کا شعبہ ہے اور مبینہ طور پر اس میں اسی کا ہاتھ ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے گوداموں میں موجود مال کی اسٹاک چیکنگ نہیں ہونے دی گئی۔ مال کی کمی کا سبب ایریا سے ٹرکوں کے حساب سے مال غائب ہونا ہے

۵ ——— یہی مسٹر حمزہ اس سے قبل ہیری میں ایریا منیجر تھا۔ اور مکمل اختیارات کا مالک تھا۔ اس وقت کئی مرتبہ مبینہ طور گوداموں میں آگ لگنے کے واقعات ہوئے۔ بعد میں ناقص مال کے تنڈر طلب کرکے ایکسپورٹ کوالٹی مال ڈسپوز کردیا گیا۔ جس سے ملک کو زرمبادلہ کا کروڑوں روپے کا نقصان اٹھانا پڑا۔

۶ ——— جب اندرون سندھ سے چاول کی آمد زوروں پر تھی، اور سینکڑوں کی تعداد میں مال سے لدے ہوئے ٹرک روزانہ ہیری اور ملحقہ گوداموں میں پہنچ رہے تھے۔ تو عین انہی دنوں میں متعلقہ ہینڈلنگ ایجنٹ کو ہٹانے کے لیے اور اپنی ایجنسی کو ٹھیکہ دار

دلوانے کے لیے مبینہ طور پر مزدوروں سے ہڑتال کرائی گئی اور لگاتار ایک ماہ تک کام بند رکھا گیا۔ جس سے ہزاروں ٹن چاول خراب ہوا اور کئی دن مال سے لدے ٹرک گوداموں میں رُکے رہے۔ بروقت کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ اتنی لمبی ہڑتال کے باوجود جنرل مینیجر (ایم اینڈ ایم) اپنے عہدہ پر برقرار رہا۔ پھر ٹینڈر اس کے حسب منشاء مبینہ طور پر اس کی اپنی پارٹی شہزاد انٹرپرائز کو مل گیا۔ اس ایجنسی کا مالک جواب ہیروئن کی اسمگلنگ میں ملوث ہونے کی بناء پر زیر حراست ہے۔ برائے نام مالک بتایا جاتا ہے اصل میں ایجنسی حمزہ بن عبدالقادر ہی کی ہے اس کی مرضی سے تمام امور طے پاتے ہیں۔ اس ایجنسی کو ایڈہاک کی بنیاد پر لاکھوں روپیہ چیک دیا گیا چونکہ اصل مالک قادیانی ہے اس لیے بلوں کے پاس کرنے میں جنرل منیجر فنانس چوہدری عبدالغنی کو کوئی اعتراض نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ وہ بھی قادیانی ہے۔ اس طرح یہ چند قادیانی ملک کے کروڑوں روپے سے کھیلتے رہے۔ مبینہ طور پر ڈائریکٹر آپریشن بھی حمزہ بن عبدالقادر کے اشاروں پر ناچتا رہتا ہے۔ اور سارے کے سارے امور باہمی رضامندی سے طے پاتے ہیں۔

۷ ـــــ سعودی عرب میں خراب اور کم چاول بھیجا گیا تاکہ پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات خراب ہوں۔ جب سعودی نمائندے نے خراب اور کم چاول بھیجنے کا شکوہ کیا تو اسے بدلے میں ۵ سے ۱۰۰۰ ٹن چاول دینے کا وعدہ کیا۔ اس غیر قانونی معاہدے کی اطلاع حکام بالا کو ہوئی تو انہوں نے تحقیق حال کے لیے اپنا نمائندہ سعودی عرب بھیجا تھا۔

۸ ـــــ روزنامہ جنگ لاہور میں ایک خبر شائع ہوئی جس میں کہا گیا تھا کہ رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کو مختلف تجارتی معاہدوں میں ۱۴ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ کارپوریشن نے ایک ہزار ترپالیں خریدیں جو سب کی سب خراب تھیں۔ کارپوریشن سپلائرز کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکی کیونکہ وہ پہلے ہی ڈیپازٹس ریفنڈ حاصل کر چکا تھا۔ جب انسپکشن ایجنسی اور سپلائرز کے خلاف کارروائی کی گئی تو نامعلوم وجوہات کی بنا پر ختم کردی گئی۔ ریکارڈ سے معلوم کیا جائے کہ ترپالوں کے آرڈر کس نے دیے اور جس کو دیے وہ کون تھا۔ ڈیپازٹس ریفنڈ پہلے ہی کیوں دیا گیا؟ کس کے حکم سے دیا گیا۔ پھر سپلائرز اور انسپکشن ایجنسی کے خلاف کارروائی کیوں رک گئی؟

الغرض رائس ایکسپورٹ کارپوریشن جیسے اداروں میں اہم عہدوں پر قادیانیوں کی موجودگی سے یہ نتیجہ نکالنا کوئی مشکل کام نہیں کہ دبئی جانے والے جہاز سے ہیروئن کی برآمدگی بیرونی دنیا میں پاکستانی ساکھ کو گرانے کے لیے مرزائیوں کی ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔

یہی وہ حالات ہیں جن کی بناء پر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور تمام مکاتب فکر کی مشترکہ تنظیم مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ایک عرصہ سے یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ تمام اہم پوسٹوں سے مرزائیوں کو الگ کیا جائے کیونکہ اہم پوسٹوں پر مرزائیوں کی موجودگی سے جہاں مسلمان اکثریت کی حق تلفی ہوتی ہے وہاں ان کی موجودگی ملک کے لیے بھی نقصان دہ ہے کیونکہ قادیانی ملازم خواہ کسی کے بھی ہوں ان کی وفاداریاں اپنی نام نہاد خلافت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں ـــــ اس وقت مرزائیوں کا نام نہاد خلیفہ مرزا طاہر لندن میں بیٹھ کر پاکستان اور پاکستانی مسلمانوں کے خلاف جو زہر اگل رہا ہے۔ اس کے بعد اس بات کا کوئی جواز نہیں کہ مرزائیوں کو اہم پوسٹوں پر رکھا جائے۔

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ

۱۔ تمام مرزائیوں کو بلاتاخیر اہم پوسٹوں سے ہٹایا جائے۔

۲۔ رائس ایکسپورٹ کارپوریشن میں ہونے والے تمام حادثات اور بدعنوانیوں کا سراغ لگایا جائے۔

۳۔ حمزہ بن عبدالقادر کی مدت ملازمت میں جتنے لوگوں کو کارپوریشن میں بھرتی کیا گیا ہے تحقیق کی جائے کہ ان میں کتنے قادیانی ہیں اور کہاں کہاں ہیں؟ انہیں فوراً نکالا جائے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر حکومت نے فرض شناس، ایماندار اور محب وطن افسران کے ذریعہ تحقیقات کرائی اور اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا تو اس بات کی تصدیق ہوجائے گی کہ دبئی میں ہیروئن کی برآمدگی، سعودی عرب میں خراب مال بھیجنے، گوداموں میں آگ لگانے، خراب ترپالیں خریدنے اور دوسری تمام بدعنوانیوں کے ذمہ دار صرف مرزائی اور صرف مرزائی ہیں۔

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

نماز مومن کی معراج ہے۔

آنکھوں دیکھا حال

حضرت مولانا عبیداللہ انور کا سفر آخرت

○ شیرانوالہ سے میانی صاحب کے قبرستان تک

○ جنازے میں کم وبیش ڈیڑھ لاکھ افراد نے شرکت کی

رپورٹ: مولانا کریم بخش جتوئی نمائندہ ختم نبوت

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان اور امیر انجمن خدام الدین انتقال فرما گئے۔ مولانا کا انتقال ۲۸ اپریل بروز اتوار صبح ۸ بجکر ۲۵ منٹ پر ہوا۔ ان کی وفات کی خبر پورے شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور لوگ گروہ در گروہ شیرانوالہ گیٹ پہنچنے لگے۔ تاآنکہ تھوڑی ہی دیر میں جامع مسجد شیرانوالہ اور شیرانوالہ گیٹ کے اندر سر ہی سر نظر آنے لگے۔ بعد نماز مغرب جنازہ کا جلوس کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کے ورد کے ساتھ روانہ ہوا۔ ہر شخص سوگوار اور ہر آنکھ اشکبار تھی۔ یہ جلوس دہلی دروازہ، شاہ عالم مارکیٹ، سرکلر روڈ، اور انارکلی سے ہوتا ہوا یونیورسٹی گراؤنڈ پہنچا جہاں پہلے ہی ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع تھے۔ اثنائے راہ ——— میں بھی ہزاروں افراد جنازہ کے جلوس میں شریک ہوئے۔ ان کی نماز جنازہ میں سرکردہ علماء، سیاسی لیڈروں، طالب علموں، تاجروں، دور دور سے آئے ہوئے ان کے عقیدت مندوں، جمعیت علماء اسلام مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اکابر و کارکنوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جنازہ میں کم وبیش ڈیڑھ لاکھ افراد نے شرکت کی۔ جن لوگ نے حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کے جنازے میں شرکت کی ان کا کہنا تھا کہ لاہور کی تاریخ میں یہ دوسرا بڑا اجتماع تھا۔ ان کی نماز جنازہ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ نے پڑھائی۔ انہیں حضرت لاہوریؒ کے پہلو میں میانی صاحب کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

مولینا کی علالت

مولانا مرحوم چند روز پہلے میو ہسپتال میں داخل ہوئے تھے۔ ڈاکٹروں کے ایک خصوصی بورڈ نے ان کے جگر کا آپریشن کیا تھا جو بظاہر کامیاب رہا۔ ان کی طبیعت سنبھل گئی۔ ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے اپنے صاحبزادے سے معمولی بات بھی کی تھی۔ لیکن گذشتہ رات ان کی طبیعت پھر بگڑ گئی۔ انہیں دل کا دورہ پڑا ڈاکٹروں نے ان کی جان بچانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے بالآخر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مختصر حالات زندگی

مولانا کی پیدائش لاہور کی تھی۔ انہیں ۱۰ برس تک مولانا عبیداللہ سندھیؒ اور ۷ سال تک مولانا حسین احمد رحمۃ اللہ علیہ سے فیض یاب ہونے کا شرف حاصل ہے۔ دارالعلوم دیوبند میں انہوں نے دینی اور دنیاوی علوم میں اعلیٰ سند حاصل کی۔ انہیں فارسی، عربی، انگریزی پر مکمل عبور حاصل تھا۔ وہ شاہ ولی اللہ کے انقلابی فلسفے سے خصوصی دلچسپی رکھتے تھے۔ انہوں نے ۱۹۵۲ سے جمعیت علمائے اسلام کے پلیٹ فارم سے سیاست میں حصہ لینا شروع کیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں پرجوش حصہ لیا۔ ۱۹۶۵ء میں جمعیت علمائے اسلام مغربی پاکستان کے امیر منتخب ہونے کے بعد وہ جمعیت کے مرکزی نائب امیر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ ۱۹۷۰ء میں وہ مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کی جدوجہد

ناظم اعلیٰ نے۔ اور مہینہ ماہ قبل جمعیت کے دونوں دھڑوں میں اتحاد کے بعد انہیں جمعیت کا امیر منتخب کیا گیا ۱۹۷۵ء کے صوبائی انتخابات میں جمعیت نے ناظم جان ... دونوں میں سے کسی کی حمایت نہ کرنے کا فیصلہ کیا اور مولانا عبید ... صدیقی امیدوار نامزد کیا۔ لیکن ان کے کاغذات نامزدگی بروقت داخل نہ کرائے جا سکے ایوب خان کے خلاف ۱۹۶۸۔۶۹ء کی تحریک میں مولانا نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مسجد شیرانوالہ سے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے پولیس کے وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنے۔ اور ان کی پیٹھ کی ہڈی بُری طرح متاثر ہوئی۔ گذشتہ دور میں انہوں نے ۱۹۷۳ء ۱۹۷۴ء اور ۱۹۷۷ء کی تحریکوں میں بھی قائدانہ کردار ادا کیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ مرحوم نے ۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۷ء کے عام انتخابات میں بھی لاہور سے حصہ لیا۔ ۱۹۸۳ء میں انہوں نے ... میں ... کانفرنس کی ... کا ... ان کے عنوان سے ان کی ... چھپ چکا ہے

وہ متعدد کتابوں کے مصنف تھے۔ ان میں "اسلامی تعلیمات" ان کی سب سے مشہور تصنیف ہے۔ علاوہ ازیں فلسفہ نکاح، سنّتِ قربانی، عید الاضحیٰ اور سورۂ یٰسین کی تفسیر نے بھی بہت مقبولیت حاصل کی۔ ... وہ قرآن پاک کی تفسیر کر رہے تھے۔ مولانا نے ۸ بار حج اور کئی بار عمرہ کی سعادت حاصل کی۔ وہ ہفت روزہ خدام الدین اور ترجمان اسلام کے ایڈیٹر بھی رہے۔ مولانا عبید اللہ انور کے دادا نومسلم تھے۔ انھوں نے سکھ مت چھوڑ کر اسلام قبول کیا تھا۔ مولانا عبید اللہ سندھیؒ ان کے نانا تھے۔ مولانا عبید اللہ انور کے بڑے بیٹے اجمل قادری کو ان کا جانشین مقرر کردیا گیا ہے۔

امیر مرکزیہ کا بیان

مرشد العلماء رہبر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا

باقی صـ۲۱ـ پر

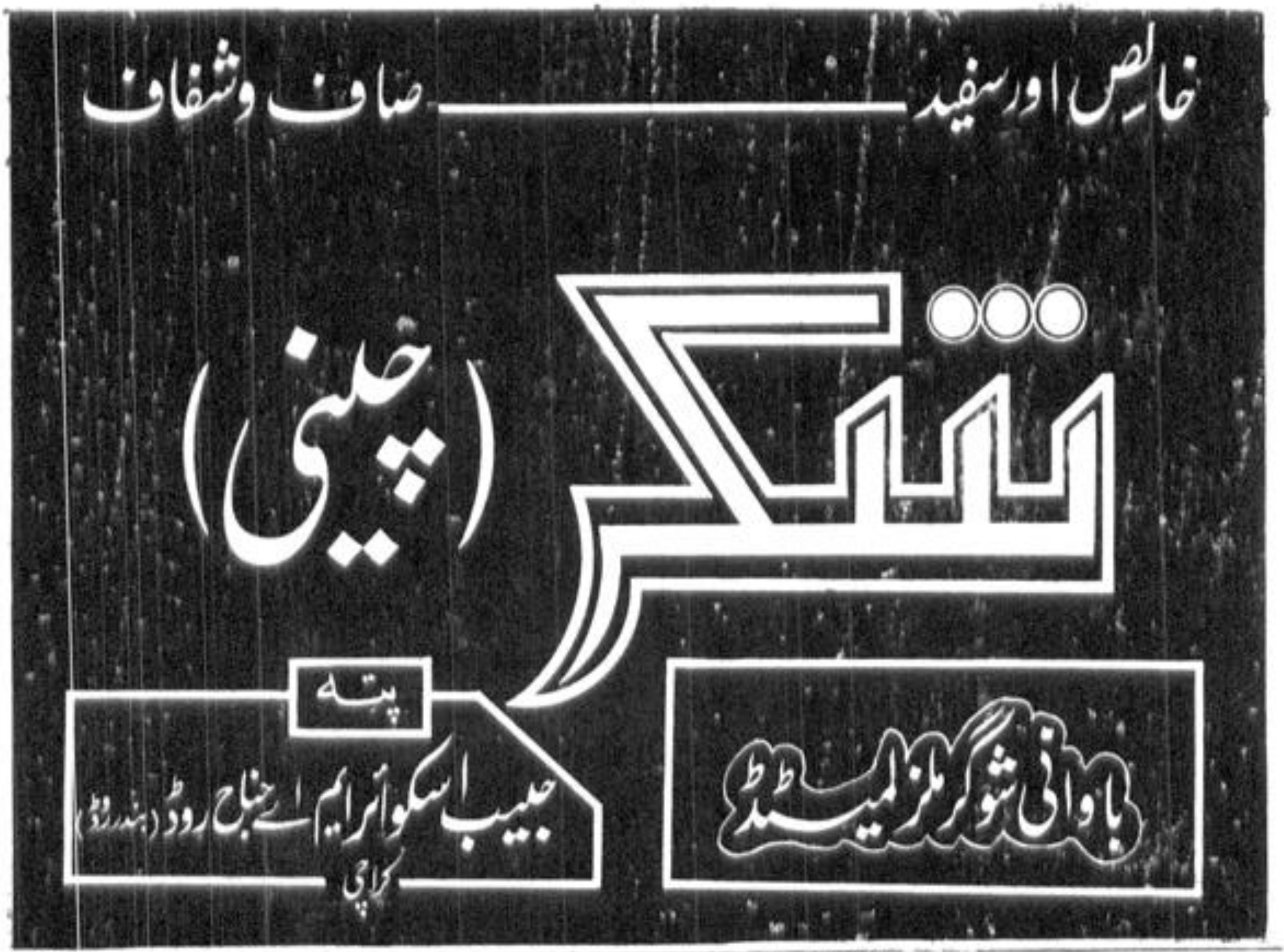

کراچی کی ڈائری

ہفتۂ ڈاک - مجلس نے ہزاروں کی تعداد میں ڈاک ارسال کی
امیر مرکزیہ کا مکتوب

نذیر راؤ

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے عملے اور مقامی راہنماؤں نے گذشتہ پندھرواڑہ بہت مصروف گذرا۔ مرکزی مجلس ملتان کی طرف سے مجلس کے مرکزی راہنما حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ کا ایک کتابچہ "قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین" عمدہ کاغذ اور نفیس ٹائٹل کے ساتھ ایک لاکھ کی تعداد میں تاج کمپنی لمیٹڈ سے طبع کرا کے شائع کیا گیا۔

اس کے علاوہ "قادیانیوں کی کلمہ مہم" کے عنوان سے بڑا پوسٹر پچاس ہزار اور چھوٹے اشتہار اور اسٹیکر پونے دو لاکھ کی تعداد میں شائع کیے گئے۔ جو نہ صرف کراچی کے چپے چپے پر چسپاں کیے گئے بلکہ تقسیم بھی کیے گئے۔ علاوہ ازیں وہ اشتہارات پورے ملک میں بذریعہ ڈاک بھیجے گئے۔

گذشتہ ہفتہ ، ہفتۂ ڈاک کے طور پر منایا گیا۔ جناب عبدالرحمٰن یعقوب احمد باوا ، مولانا منظور احمد الحسینی ، حافظ محمد حنیف ، مولوی محمد یوسف محمودی رنگوئی ، مولوی ریاض احمد جنجوعہ ، شاہ نواز ہزاروی اور فیصل آباد مجلس کے مبلغ مولانا اللہ وسایا نے شب و روز ایک کر کے ،

۱. قادیانیوں کی کلمہ مہم
۲. کلمہ کی توہین
۳. قادیانی جنازہ ، انگریزی ، اردو
۴. شناخت
۵. نزول مسیحؑ
۶. حضرت مسیح علیہ السلام مرزا قادیانی لعنہ کی نظر میں
۷. الہامی گرگٹ
۸. قادیانیوں سے متعلق صدارتی آرڈیننس

لفافے میں پیک کر کے انہیں سینیٹرز ، ممبران قومی اسمبلی ، چاروں صوبائی اسمبلی کے ارکان کے علاوہ علی گڑھ یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ کم و بیش ایک ہزار حضرات ، اضلاع کے تمام ڈپٹی کمشنروں ، تمام ایس پی ، ڈی ایس پی ، اے سی اور تمام تحصیلدار حضرات کو بھیجا گئے۔ ان تمام حضرات کے مطبوعہ پتے حاصل کر لیے گئے تھے۔ جن کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ اور جس پر مجلس نے ہزاروں روپیہ صرف کیا۔ ان تمام کتابچوں اور اشتہار کے ساتھ امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب مدظلہٗ کا مندرجہ ذیل گرامی نامہ فوٹو اسٹیٹ کر کے بھیجا گیا۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ تمام کام مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب اور مرکزی ناظم نشر و اشاعت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی نگرانی میں ہوا۔

حضرت امیر مرکزیہ کا گرامی نامہ جو ساتھ بھیجا گیا۔

۱۰، اپریل ۱۹۸۵ء

محترم و مکرم جناب عالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا!

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ قادیانیت کا مسئلہ ، مملکت خداداد پاکستان کا حساس ترین مسئلہ ہے۔ اس مسئلے کی سنگینی کا احساس یقیناً آپ کو بھی ہوگا۔ کہ مسئلہ "ختم نبوت" کے حل کے لیے ملک

میں تین بار تحریک چل چکی ہے۔ ۱۰,۰۰۰ مسلمانوں نے صرف لاہور میں تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے دوران اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ لیکن ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر، پاکستان کے مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اور اپریل ۱۹۸۴ء میں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ قادیانیوں کو اپنے آپ کو مسلمان کہلانے، اسلامی اصطلاحات کے استعمال اور قادیانیت کی تبلیغ سے روک دیا گیا۔

اس وقت میں تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ملک کے استحکام اور سالمیت کے لیے قادیانی ٹولہ سب سے خطرناک رہا ہے۔ اور اب بھی ہے۔ مشرقی پاکستان کو توڑنے کا سب سے اہم کردار ایم ایم احمد قادیانی نے ادا کیا۔ آج بھی یہی ٹولہ ملک میں فرقہ وارانہ، لسانی و علاقائی تعصبات کی آگ بھڑکانے میں نہایت خفیہ طریقہ سے کام انجام دے رہا ہے۔ سرکاری اداروں میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز قادیانی، ملک کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔ یہ مسئلہ بھی آپ کی توجہ کا متقاضی ہے۔

قادیانیوں نے ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کی طرح صدر ضیاء الحق کے نافذ کردہ آرڈیننس کو ماننے سے انکار کردیا ہے۔ اور مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لیے مرزائیوں نے "کلمہ مہم" چلا رکھی ہے۔ اپنی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ کے بورڈ لگا کر مسلمانوں کی دل آزاری کر رہے ہیں۔ کیا پاکستان کا کوئی مسلمان کلمہ کا بورڈ کسی گرجا گھر، مندر یا گردوارہ پر لگانے کی اجازت دے گا؟ قادیانیوں کا اس طرح کلمہ طیبہ کا بورڈ لگانے کا مقصد صرف اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا ہے۔ جو شرعاً اور قانوناً جرم ہے۔

مسئلہ قادیانیت الحمدللہ، علماء کرام کی محنت اور پاکستان کے مسلمانوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں منبر و محراب سے نکل کر اسمبلی کے ایوانوں میں گونجنے لگا۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومتی سطح پر قادیانیت کا تعاقب کیا جائے۔

میں آپ کی خدمت میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شائع کردہ رسائل کے سیٹ بھیج رہا ہوں۔ تاکہ آپ پر قادیانیت کی حقیقت واضح ہو۔ اگر جناب قادیانیت کے بارے میں مزید معلومات چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ قائم فرمادیں۔ ان شاء اللہ ہم راہنمائی کریں گے۔

اس سلسلے میں آپ سے درخواست ہے کہ

- اگر آپ قومی یا صوبائی یا سینٹ کے ممبر ہیں تو اس مسئلے کے لیے کلمہ حق بلند کیجیے۔
- اگر آپ کا تعلق پولیس یا انتظامیہ سے ہے تو آرڈیننس پر عملدرآمد کرانا آپ کا شرعی و قانونی فریضہ ہے۔
- اگر آپ جج، وکیل، ڈاکٹر، تاجر، ملازم، مزدور، استاد یا طالب علم ہیں یا آپ کا تعلق کسی بھی پیشہ سے ہو۔

آپ کا دینی فریضہ ہے کہ آپ اپنے دائرہ میں ناموس رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ میں اپنا کردار ادا کریں۔

یقین جانیے کہ اگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت چاہتے ہیں تو اس مسئلہ کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔ اس سے نہ صرف پاکستان بلکہ مسلمان کا بھلا ہوگا۔ اور مملکت خداداد ان کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ ہوگی۔

فقیر خان محمد عفی اللہ عنہ
امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
(ملتان)

ایک قادیانی کا قبول اسلام

احمد خان ولد مہر بہاول قوم بھروانہ سیال سکنہ چاہ لڈیانہ موضع چنڈ تحصیل و ضلع جھنگ نے، بروز جمعہ بقائمی ہوش و حواس اپنے سابقہ عقیدہ مرزائیت سے توبہ کرکے چنڈ کے خطیب صاحب کے ہاتھ پر بعد نماز جمعہ اسلام قبول کر لیا۔

۴ اپریل بروز جمعرات احمد خان مدرسہ علوم شرعیہ میں حاضر ہوا۔ اور حضرت مولانا سید صادق حسین شاہ امیر ختم نبوت جھنگ، مولانا محمد اسعد اللہ قاسمی، مولانا رشید احمد مدنی، غلام حسین ناظم ختم نبوت کی موجودگی میں یہ تحریری بیان دیا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ جو مرزا غلام احمد کو کافر نہ سمجھے اور نہ کہے اسکو بھی کافر کہتا ہوں اور سمجھتا ہوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا آخری نبی مانتا ہوں۔ اور آپکی تابعداری میں نجات سمجھتا ہوں۔ حضرت شاہ صاحب نے اور تمام احباب نے احمد خان کو مبارک باد پیش کی۔

ضبط و ترتیب منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل کا جواب

تحریر مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی

دنیادار پیر

راجہ صابر حسین : کراچی

س: ہمارے محلے میں ایک پیر صاحب گاؤں سے ہر سال آتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ یہاں قیام پذیر ہوتے ہیں۔ لوگ ان کو بہت مانتے ہیں۔ لیکن میرا دل نہیں مانتا کہ میں ان کے پاس جاؤں یا مرید ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ وہ مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا نہیں کرتے بلکہ گھر پر ہی پڑھتے ہیں۔ رمضان المبارک میں بھی مسجد میں نہیں جاتے۔ نماز اکیلے ہی ادا کرتے ہیں۔ جب کہ مسجد سے گھر کا فاصلہ چند ہی قدم ہے۔ کیا پیر صاحب مسجد سے بلند درجہ رکھتے ہیں۔ مجھے دوستوں سے اختلاف ہے آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ حل فرمائیں۔

ج: جو شخص بغیر عذر شرعی کے جماعت کا تارک ہو وہ فاسق ہے اس سے بیعت ہونا جائز نہیں۔ اگر بیمار یا معذور ہے تو اس کا حکم دوسرا ہے۔ واللہ اعلم

تین طلاقیں

اصغر احمد مولائی : کراچی

س: ایسے کسی مسئلہ کی نشاندہی فرمائیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا ہو کہ میں نے اپنی بیوی کو تیسری بار یا تیسری مرتبہ طلاق دے دی ہے۔ اب میرے لیے کیا حکم ہے وھکذا

مہربانی فرما کر حدیث مبارکہ بمعہ ضروری حوالہ جات و راویان تحریر فرمائیں۔

نوٹ :۔ واضح رہے کہ میرا استفسار اکٹھی یکبارگی یا یک مجلس تین یا زیادہ طلاقوں کے بارے میں نہیں ہے

ج: امام بخاریؒ نے "باب من جوز الطلاق الثلث" میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے رفاعہ قرظی کی بیوی کا واقعہ نقل کیا ہے۔ کہ رفاعہ نے اسے تین طلاقیں دے دی تھیں۔ اس نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ وہ عورت سے صحبت پر قادر نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو؟ یہ نہیں ہو گا یہاں تک کہ دوسرے شوہر سے صحبت ہو۔

اسی قسم کا ایک واقعہ فاطمہ بنت قیس کا بھی صحیح مسلم وغیرہ میں مروی ہے کہ ان کے شوہر نے تیسری طلاق دے دی تھی۔ واللہ اعلم

مجتہد اور غیر مجتہد

س: کیا ہم پر ایک فقہ کی پابندی واجب ہے؟ کیا فقہ حنفی، فقہ شافعی، فقہ مالکی، فقہ حنبلی یہ سب اسلام ہیں۔ حق تو صرف ایک ہوتا ہے۔

کیا آپ کے آئمہ نے فقہ کو واجب قرار دیا ہے؟ امام شافعی نے امام ابوحنیفہ کے فقہ کی پابندی کیوں نہیں کی۔ ایک واجب چھوڑ کر گنہگار ہوتے اور یہی نہیں بلکہ ایک نئی فقہ پیش کر دی (نعوذ باللہ)

ج ایک مسلمان کے لیے خدا اور رسول کے احکام کی پابندی لازم ہے۔ جو قرآن کریم اور حدیث نبوی سے معلوم ہوں گے۔ اور علم احکام کے لیے اجتہاد کی ضرورت ہوگی اور صلاحیت اجتہاد کے لحاظ سے اہل علم کی دو قسمیں ہیں۔ مجتہد اور غیر مجتہد۔ مجتہد تو اپنے اجتہاد کے مطابق عمل کرنا لازم ہے۔ اور غیر مجتہد کے لیے کسی مجتہد کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔ لقولہ تعالیٰ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ ولقولہ علیہ السلام۔ الا سئلوا فانما شفاء العی السوال آئمہ اربعہ مجتہد تھے۔ عوام الناس قرآن و حدیث پر عمل کرنے کے لیے ان مجتہدین سے رجوع کرتے ہیں۔ اور جو حضرات خود مجتہد ہوں۔ ان کو کسی مجتہد سے رجوع کرنا نہ صرف غیر ضروری ہے بلکہ جائز بھی نہیں۔ اور کسی معین مجتہد سے رجوع اس لیے لازم ہے تاکہ قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی بجائے خواہش نفس کی پیروی نہ شروع ہو جائے۔ کہ جو مسئلہ اپنی خواہش کے مطابق دیکھا وہ لے لیا۔ آنجناب اگر خود اجتہاد کی صلاحیت رکھتے ہوں تو اپنے اجتہاد پر عمل فرمائیں۔ میں نے جو لکھا ہے وہ غیر مجتہد لوگوں کے بارے میں لکھا۔ والسلام

بھینس بکری اور مرغی

س: بھینس اور بکری، مرغی یہ کس طرح پیدا ہوئیں؟

ج: اللہ تعالیٰ کی قدرت سے۔

س: ہماری والدہ صاحبہ فوت ہو چکی ہیں اور ہم دو بھائی ہیں اور تین بھائی سوتیلے ہیں۔ آپ بتائیں کہ جائیداد کا وارث کون ہوگا۔

ج: جو چیزیں آپ کی والدہ کی ملکیت تھیں۔ ان کی وراثت تو صرف ان کی اولاد ہی کو پہنچے گی۔ سوتیلے بھائی بہنوں کو نہیں۔ البتہ آپ کے والد کی جائیداد میں سوتیلے بھائیوں کا بھی برابر کا حصہ ہے۔ واللہ اعلم

ووٹ کا وعدہ

غلام عباس: اٹک

س: اگر کوئی ووٹر کسی سے (امیدوار) وعدہ کرے کہ اپنا ووٹ تم کو دوں گا۔ قرآن میں آتا ہے کہ وعدہ پورا کرو یاایھاالذین امنو اوفو بالعقود۔ لیکن وعدہ کرنے کے بعد کسی عالم سے یہ حدیث سنے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ جو شخص خود کو پیش کرے کہ امیر بن جائے۔ اسے ہرگز امیر یا حکمران نہ بنایا جائے اس لیے کہ یہ لالچی ہے۔ ہر شخص کو چاہیے کہ شریعت کی کسوٹی پر پرکھے کہ کون سا امیدوار موزوں ہے۔

جناب محترم! صورت حال یہ ہے ہم اپنا وعدہ پورا کریں۔ یا حدیث پر عمل کریں۔ وعدہ کرتے وقت حدیث سے ناواقف تھے۔

ج: اگر غلط آدمی کے ساتھ وعدہ کیا تھا تو وعدہ کرنا بھی گناہ۔ اسکو پورا کرنا بھی گناہ، اور اگر کسی نیک آدمی سے وعدہ کیا تھا تو اس کو ضرور پورا کرنا چاہیے۔

مولانا اللہ وسایا کو رابطہ سیکرٹری منتخب کر لیا گیا

فیصل آباد۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات، مولانا فقیر محمد اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے راہنما اور ہفت روزہ لولاک کے مدیر صاحبزادہ طارق محمود نے مبلغ ختم نبوت اور ممتاز عالم دین مولانا اللہ وسایا کو مولانا محمد شریف جالندھری کی جگہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کا متفقہ طور پر رابطہ سیکرٹری منتخب کرنے پر امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب مدظلہٗ اور مولانا اللہ وسایا کو مبارکباد دی ہے۔ اور امید ظاہر کی ہے کہ مجلس عمل کو مزید مؤثر اور فعال بنانے میں وہ اہم کردار ادا کریں گے۔

منظور احمد الحسینی

قسط نمبر ۹

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے وفد کا دورہ افریقہ

جمیعۃ علماء نٹال

دین حق اسلام کی دنیا میں اشاعت، مبلغین اسلام علماء اور اولیاء کرام کے سر ہے جنہوں نے اپنی زندگیوں کا غالب حصہ اسی مقصد میں کھپا دیا۔ ڈیڑھ سو سال پہلے جنوبی افریقہ میں مسلمان آنا شروع ہوئے تو ساتھ ساتھ علماء کرام بھی پہنچے پہلے وہ حتی المقدور انفرادی طور پر کام کرتے رہے لیکن جب مسلمانوں کی آبادی کافی ہوگئی اور مسائل بڑھنا شروع ہوئے تو علماء مستقل طور پر سر جوڑ کر بیٹھے اور اجتماعی طور پر مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام شروع کر دیا۔

صوبہ ٹرانسوال اور نٹال میں جمیعۃ علماء کے نام سے دو جمیعتیں قائم ہوئیں۔ جمیعۃ علماء نٹال اور جمیعۃ ٹرانسوال، جمیعت علماء ٹرانسوال کا تعارف کسی اور موقع پر کرایا جائیگا۔ یہاں صرف جمیعۃ علماء نٹال کا تعارف مقصود ہے۔

جمیعت علماء نٹال یہاں کے علماء کی قدیم ترین جماعت ہے۔ اس کے پہلے صدر مولانا عبدالرحمان انصاری تھے۔ اور موجودہ صدر مولانا عبدالحق عمرجی مدظلہ اور جنرل سیکرٹری مولانا یونس پٹیل ہیں۔ اس کا دفتر ۳۴۹ پائن اسٹریٹ پر واقع ہے۔ جو وسط شہر (ڈربن) میں ہے۔ دس سال پہلے جمیعت کی تشکیل نو کی گئی۔ باقاعدہ عمدہ لائبریری ہے۔ دو ٹائپسٹ، ایک چپڑاسی، تین عالم صبح سے شام تک باقاعدہ بیٹھتے ہیں۔ جمیعۃ کی سب سے بڑی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ مسلمانوں کے داخلی اور خاندانی مسائل خود شریعت کی روشنی میں حل کرے۔ مسلمانوں کو یہاں ملکی عدالت میں جانے کی ضرورت نہ پڑے اور الحمدللہ جمیعت اس میں کامیاب ہے عورتوں کے مسائل خصوصیت سے حل کیے جاتے ہیں۔ مسلمانوں میں باہمی جوڑ اور اتحاد کی فضا کو پیدا کیا جاتا ہے۔ پچھلے ایک سال میں دو ہزار کیس حل کیے گئے جو مرد عورتوں کو چھوڑ کر چلے گئے یا مرگئے یا غائب ہوگئے یا پاگل و مجنون ہوگئے یا دوسری شادی کی وجہ سے کہیں ناچاکی پیدا ہوئی تو کورٹ کی بجائے جمیعت نے ان مسائل کو شرعی طور پر حل کیا۔ مرکزی دفتر ڈربن ہے۔ یہاں کے اسٹاف کی سالانہ تنخواہ ۱۶ ہزار رینڈ ہے ایک دفتر لیڈی اسمتھ میں ہے۔ جس کے انچارج مولانا عبدالرزاق ہیں۔ جمیعت ایسے طلبہ کو وظائف دیتی ہے جو باصلاحیت اور دین کا فکر رکھتے ہیں۔ نیز جمیعت طلبہ کو بیرون ملک جامعات میں بھیجتی ہے اور وظیفہ بھی دیتی ہے اس پر جمیعت کے سالانہ ۱۵ ہزار رینڈ خرچ کیے گئے۔ قادیانی کیس کے بارے میں جمیعت نے مالی امداد کی تھی۔ ۸۲ء میں ۱۸ ہزار رینڈ خرچ کیے گئے، جمیعت صوبہ نٹال میں ۶۷ مدارس بھی چلاتی ہے۔ اساتذہ اور طلبہ پر ۱۸ انسپکٹر نگران مقرر ہیں مختلف مواقع پر اساتذہ کو تربیتی کورس پڑھایا جاتا ہے۔ تاکہ وہ تعلیم کے میدان میں طلبہ کو زیادہ آگے بڑھا سکیں۔ جمیعت نے مختلف علاقوں میں اپنے ناظم (نگران) بنائے ہیں۔ جو جمیعت کے تمام امور کی نگرانی کرتے ہیں۔ جمیعت مدارس کے طلبہ

کے لیے کتابیں قرآن مجید مفت فراہم کرتی ہے۔ اور غریب طلبہ کے سارے اخراجات برداشت کرتی ہے۔ اس قسم کا سالانہ خرچ تقریباً ۴۰ ہزار رینڈ سے زائد ہے۔ پچھلے سال صرف کتب کی تقسیم پر سالانہ ۳۰ ہزار رینڈ خرچ کیے گئے جو مدارس اساتذہ کی تنخواہ نہیں دے سکتے ان کی تنخواہ جمعیت دیتی ہے اس مد میں پچھلے سال (۸۳ء میں) ۷۵۰۰ رینڈ خرچ کیے گئے۔

حکومت کی طرف سے مُردہ ٹیکس مقرر ہے۔ وہ کل جائیداد کا ۲۵ فیصد لے لیتی ہے اگر کوئی اپنی جائیداد وقف کرے تو اتنے حصہ کا ٹیکس حکومت معاف کر دیتی ہے تو اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے وراثت نامہ بنایا گیا ہے اور جمعیت کی طرف سے رہبری کی گئی ہے۔ مساجد کے لیے جہاں جہاں ائمہ خطباء کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو جمعیت تمام تر بندوبست کرتی ہے۔ حلال گوشت مرغی کے لیے جمعیت کی طرف سے نگران مقرر ہیں جو اپنی نگرانی میں ذبح کرتے ہیں۔ پھر حلال کی مہر لگاتے ہیں۔ نیز جمعیت کی طرف سے دکانوں کو حلال سرٹیفکیٹ بھی جاری کیا جاتا ہے۔ اور پھر مسلسل نگرانی بھی کی جاتی ہے۔ کارخانوں میں جو چیزیں تیار کی جاتی ہیں ان کی نگرانی کے لیے مستقل نگران مقرر ہیں۔ خلاف ورزی کرنے والوں سے "حلال سرٹیفکیٹ" واپس لے لیا جاتا ہے۔ حبشی گاؤں کی آبادیوں میں مدارس و مساجد کا قیام اساتذہ کا تقرر اور ان میں جو غریب ہوں ان کی امداد کرنا جمعیت کا فریضہ ہے۔ ان کے علاوہ جمعیت بہت سے امور انجام دیتی ہے اللہ تعالیٰ جمعیت کی عاملہ شوریٰ دیگر تمام اراکین کو جزاء خیر عطا فرمائے اور خلوص کے ساتھ مسلسل کام کرنے کی توفیق فرمائے۔

دارالعلوم کا سالانہ جلسہ

دارالعلوم نیوکاسل روانگی

۹ دسمبر بروز اتوار صبح احقر محترم جناب عبدالرحمان یعقوب احمد باوا صاحب، جناب یوسف جو صاحب اور جناب پروفیسر حبیب الحق ندوی کی معیت میں نیوکاسل روانہ ہوئے۔ ہم جلسے میں تقریباً ۱۱ بجے کے قریب پہنچے۔ ہمارے پہنچنے سے پہلے کچھ طلبہ تقریر کر چکے تھے اور کچھ کرنے والے تھے۔ جب کہ مہمان خصوصی علامہ خالد محمود صاحب تھے۔ یہ جلسہ ایسے ہی ہو رہا تھا۔ جیسے پنجاب میں جامعہ خیرالمدارس یا دیگر مدارس کا جلسہ ہوتا ہے۔ اسٹیج بالکل سادہ تھا۔ اس پر مولانا محمد قاسم سیما مہتمم (یہ محترم باوا صاحب کے گاؤں کے ہیں) مولانا عبدالرزاق پورٹ الزبتھ، مولانا عبدالحق عزجی، علامہ صاحب، جناب باوا صاحب تشریف فرما تھے۔ سامعین حضرات کے لیے شامیانے کے نیچے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ تمام ساؤتھ افریقہ سے مسلمان کثرت سے آئے ہوئے تھے۔ لوگ نیچے گھاس پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں علماء بھی شامل تھے پونے ۱۰ بجے ایک طالب علم اسمٰعیل صاحب کی تلاوت کے بعد مولانا قاسم سیما صاحب نے مدرسہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی یہ رپورٹ روداد کی شکل میں انگریزی میں چھپی ہوئی تقسیم کی جا چکی تھی مولانا اس میں سے پڑھ رہے تھے اور سب حضرات روداد کو دیکھ رہے تھے۔ مولانا قاسم کے بعد مولانا منصور الحق منصور (جو بنوری ٹاؤن کراچی سے فارغ اور کیمل پور کے رہنے والے اور دورہ حدیث کے استاد ہیں) نے ایک نعت اردو میں اس درد سے پڑھی کہ تمام سامعین کے آنسو بہہ نکلے۔

پونے بارہ بجے حضرت علامہ خالد محمود نے طلبہ کو آخری حدیث پڑھا کر ۱۵ منٹ تک انگریزی میں تقریر کی۔ پھر چند طلبہ اسٹیج پر آئے اور انھوں نے مل کر نعتیہ کلام پیش کیا ۱۲ بجکر ۵ منٹ پر ایک طالب علم نے ۵ منٹ تک انگریزی میں خطاب کیا۔ اتنے میں جناب محترم عبدالرحمان یعقوب احمد باوا کو دعوت خطاب دی گئی۔ آپ نے ختم نبوت کی اہمیت اور ردقادیانیت پر پرزور تقریر کی جس کو تمام سامعین نے پسند کیا اور اس طرح پورے ساؤتھ افریقہ کے مسلمانوں تک ختم نبوت کا پیغام پہنچ گیا۔

سوا بارہ بجے دو طالب علم ارشاد اور اسمٰعیل میں باہمی عربی میں مکالمہ ہوا۔ جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ ۱۲ بجکر ۲۰ منٹ پر جناب پروفیسر حبیب الحق ندوی صاحب کو دعوت تقریر دی گئی۔ پروفیسر صاحب نے انگریزی میں تقریر کی تھی جس کا کچھ خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

آپ نے کہا کہ عالم اور جاہل برابر نہیں۔ یورپ میں ایک جماعت قائم کی گئی تھی۔ تاکہ وہ تفتیش کرے کہ

اسلام کے دنیا میں پھیلنے اور سارے عالم میں بڑھنے کی کیا وجوہات ہیں تو تحقیق و تفتیش کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس کی دو وجہیں ہیں (۱) مدارس اور اسلامی یونیورسٹیاں (۲) علماء اور اساتذہ کرام۔ تو انھوں نے دونوں کو برباد اور ختم کرنے کی کوشش کی یہاں تک کہ بڑے بڑے مدارس اور اسلامی یونیورسٹیاں انہوں نے ختم کردیں۔ اور سو سال ہوئے، اسی سال کے پرانے تمام علماء کو قتل کروا دیا۔ یہاں تک یورپ والوں نے سمجھ لیا کہ ہم نے اسلامی علوم کو ختم کر دیا۔ اور اس کی مثال ایک مردے کی سی ہے۔ جو جنازہ (چارپائی) میں پڑا ہوا لوگوں کے کندھے پر ہے اور وہ اسے دفنانے جا رہے ہیں۔ مگر پھر علماء کرام کی محنت و کوشش سے اس مردے میں جان آرہی ہے۔ اور اس نے حرکت کرنی شروع کردی ہے۔ اب یورپ والے پھر پریشان ہیں اور دن بدن ان کی پریشانی بڑھتی جا رہی ہے۔ لہذا میں اس مختصر وقت میں آپ حضرات سے گزارش کروں گا۔ کہ آپ حضرات اگر کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو علماء حق سے رابطہ و تعلق رکھیں تاکہ آپ دین کو سمجھ سکیں اور پھر عمل پیرا بھی ہو سکیں۔

آپ کے بعد درجہ دالبو کے ایک طالب علم نے انگریزی میں تقریر کی۔ تقریباً ایک بجے مہمانان کرام نے درجہ حفظ اور دورۂ حدیث سے فارغ التحصیل علماء اور حفاظ کرام میں انعامات تقسیم کیے۔

۱/۲ بجے مولانا اسمٰعیل عبدالرزاق نے طلبہ کو مختصر نصائح کیں۔ آپ نے اپنے بیان میں طلبہ کو ہدایات فرمائیں کہ جو علم آپ نے پڑھا ہے۔ اس کو پہنچانا، عمل کرنا، دل سے دل تک ایک کان سے دوسرے کان تک، ایک دماغ سے دوسرے دماغ تک، ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک، ایک شہر سے دوسرے شہر تک اور ایک ملک سے دوسرے ملک تک بلکہ تمام دنیا میں پہنچانا آپ کے ذمہ ہے۔ جب تک عمل نہ ہو علم باقی نہیں رہتا۔ لہذا تمام طلبہ پر ضروری ہے کہ عملی میدان میں آگے بڑھیں اور روشنی کا مینار بن جائیں۔

پونے دو بجے جناب مولانا عبدالحق عمرجی نے دعا کرائی۔ ۲ بجے نماز ادا کی گئی نماز کے فوراً بعد مدرسہ کی طرف سے تمام سامعین کو دوپہر کے کھانے کی دعوت دی گئی تھی۔ اور ۳ بجے تک تمام حضرات کھانے سے فارغ ہوگئے اور اپنی اپنی سواریوں میں بیٹھ کر اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

تعارف دارالعلوم نیوکاسل

دارالعلوم الاسلامیہ آج سے ۱۲ سال قبل ۱۹۷۳ء میں نیوکاسل شہر (جنوبی افریقہ) میں قائم کیا گیا۔ جس قطعہ ارضی پر یہ دارالعلوم واقع ہے اس کی مقدار ۱۲ ایکڑ ہے۔ جن عمارات میں آج یہ عظیم الشان دارالعلوم قائم ہے۔ ان عمارات میں پہلے ایک بڑی عیسائی (کیتھولک فرقے کی) یونیورسٹی تھی۔ جسے انہوں نے تثلیث کی تعلیم اور پادریوں کی دانش گاہ کے لیے مرکز بنایا تھا۔ جس میں ہزاروں مسیحی طلبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں (خصوصاً مسلم نئی پود) پر مہربانی اور بھلائی کا ارادہ فرمایا تو مسلمانوں کے دلوں میں ان عمارات کے خریدنے کی بات ڈال دی۔ چنانچہ مسلمانوں نے خرید لیا تاکہ مسیحی یونیورسٹی کو ایک اسلامی یونیورسٹی میں تبدیل کر دیا جائے۔ اس دارالعلوم الاسلامیہ کی ابتداء فضیلۃ الاستاذ حضرت مولانا قاسم محمد سیا کے ہاتھ پر ۱۹۷۳ء میں ہوئی پہلے سال صرف ۹ طلبہ تھے۔ جب کہ ان طلبہ میں ایک گورا نومسلم اور ایک کالا نومسلم تھے۔ ہر سال تعداد بڑھتی رہی یہاں تک ۱۹۸۴ء میں یہ تعداد ۲۲۸ طلبہ ہوگئی۔ جن میں سے ۱۱۸ طلبہ درجہ درس نظامی اور ۱۱۰ طلبہ درجہ حفظ میں تھے۔ یہ سب کچھ مولانا کے اخلاص کی برکت ہے۔ دارالعلوم الاسلامیہ میں تحفیظ القرآن کا اچھا انتظام کیا گیا ہے۔ باقاعدہ اس کی چار کلاسیں چل رہی ہیں۔ اب تک ۱۲ سالوں میں ۹۲ سے زائد طلبہ قرآن مجید حفظ کر چکے ہیں۔ اس شعبہ کے علاوہ شروع سے درس نظامی کا شعبہ بھی ساتھ ساتھ چل رہا ہے جس میں دس لائق اساتذہ کرام طلبہ کے قلوب کو علم کے نور سے منور کر رہے ہیں۔ درس نظامی کا نصاب ۹ سال کی بجائے مختصر کر کے ۶ سال کا رکھا گیا ہے۔ درس نظامی میں ذریعہ تعلیم انگلش ہے۔ تمام اساتذہ کرام انگلش میں پڑھاتے ہیں۔ جب کہ عربی میں طلبہ الحمدللہ مضبوط ہیں اور اس میں بھی ان کی استعداد اچھی ہے۔

خوراک وغیرہ کا تمام تر انتظام بذمہ دارالعلوم ہے اس جامعہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جہاں طلبہ عالم بنتے ہیں وہاں ان کو ساتھ ساتھ داعی بنایا جاتا ہے۔ مقامی طور پر ہر ہفتے میں ایک مرتبہ اور بیرونی طور پر مہینے میں ایک بار طلبہ دین کی دعوت کے لیے وقت دیتے ہیں۔ الحمدللہ مدرسے کی طرف سے طلبہ کے لیے علاج و معالجہ کا انتظام بھی ہے۔ ایک ڈاکٹر اس کے لیے مقرر ہیں۔ آئندہ دارالعلوم کے منتظمین اس میں درجہ تخصص و درجہ فتاوی جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ دارالعلوم الاسلامیہ کا باقاعدہ ٹرسٹ ہے جس کے ۱۱ ممبران ہیں۔ ان کے چیئرمین مولانا عبدالحق عرجی ہیں۔

الحمدللہ ۲۵ سال پہلے ساؤتھ افریقہ میں صرف ایک دارالعلوم قائم کیا گیا تھا۔ جس میں حفظ و ناظرہ کے علاوہ مشکوٰۃ تک تعلیم ہوتی تھی۔ اور ہوتی ہے اس کا نام المعہد الاسلامی واٹروال ہے، گیارہ سال سے دارالعلوم نیوکاسل، دو سال اور اب ایک سال سے مدرسہ عربیہ آزاد ویل مدرسہ زکریا لینیس سے علم عرفان و رشد کے دریا بہنے شروع ہوگئے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک اللہ تعالیٰ ان چاروں دین کے چشموں کے فیوض کو تا قیام قیامت جاری و ساری رکھے۔

لینیس روانگی

ہم نے چار بجے، مولانا قاسم سیما، مولانا منصور الحق ناصر، مولانا مختار الحق کوثر سے ملاقات کی۔ اور ساڑھے چار بجے لینیس روانہ ہوگئے۔ ۱۰ دسمبر دن جوہانسبرگ قیام رہا اور عصر کے بعد لوڈیم کیطرف سفر ہوا۔ رات قیام مولانا یوسف اسماعیل مونیا کے ہاں ہوا۔ ۱۱ دسمبر مولانا مونیا کے ساتھ ویسٹرن ٹرانسوال کا دورہ شروع ہوا۔ مختلف شہروں سے ہوتے ہوئے رات زیرسٹ پہنچے۔ ۱۲ دسمبر زیرسٹ اور مینے کنگ کے احباب سے ملاقات ہوئی۔ زیرسٹ میں انڈین آبادی علیحدہ کر دی گئی ہے مگر اتنی دور نہیں ہے تمام مسلمان اپنی قدیم مسجد میں نماز پڑھتے ہیں یہاں دو مدرسے بھی ہیں۔

۴ بجے شام یہاں سے روانگی ہوئی اور ۸ بجے ہم لنتبرگ پہنچ گئے۔ رات قیام لنتبرگ رہا۔ ۱۳ دسمبر ۴ بجے کے قریب لنتبرگ سے روانہ ہوئے۔ چھوٹے شہروں سے ہوتے ہوتے رات لوڈیم پہنچے رات پھر قیام مولانا مونیا کے ہاں رہا۔ ۱۴ دسمبر جمعہ کی نماز میں نے کرگس ڈورپ میں پڑھائی۔ ۱۵ دسمبر ۱۰ بجے روشنی روانگی ہوئی رات قیام روشنی میں رہا۔ ۱۶ دسمبر اور ۱۷ دسمبر قیام لینیس رہا۔

(جاری ہے)

بقیہ: ابتدائیہ

حال ہی میں اخبارات میں قارئین نے یہ پڑھا ہوگا کہ ماڈل ٹاؤن کا رہنے والا نوجوان جس کا نام صفی الرحمٰن ہے اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے بتایا گیا ہے کہ اس کا تعلق قادیانی امت سے ہے۔ اور آجکل وہ پولیس کی حراست میں ہے۔

اخبارات کے مطابق صفی الرحمٰن قادیانی نے لوگوں کو اکٹھا کرکے اپنی تقریر میں یہ کہا کہ اسے 'الہام' ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے 'نبوت' عطا کی ہے۔ اور یہ بھی بتایا کہ "اسکی نبوت کو لندن سے ایک تار کے ذریعہ کنفرم" کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق "وہ دماغی مریض لگتا ہے اور شبہ ہے کہ ہیروئن کا عادی ہے"۔

اب تک یہ نہیں پتہ چلا کہ قادیانی امت میں کتنے لوگ ایسے ہوگئے جو نوجوان صفی الرحمٰن قادیانی کی نبوت پر ایمان لائیں گے لیکن اتنا تو ضرور معلوم ہے کہ قادیانی امت نے جس شخص کو "نبی" یا "مسیح موعود" مانا ہے وہ بھی صفی الرحمٰن کی طرح دماغی کمزوری یعنی مراق میں مبتلا تھا۔ مرزا قادیانی کی 'نبوت' کو بھی تاج برطانیہ نے کنفرم کر دیا تھا۔ اسی لیے مرزا قادیانی کہتا تھا کہ وہ "انگریزوں کا خود کاشتہ پودا" ہے۔

قادیانی نوجوان صفی الرحمٰن کے دعویٰ نبوت پر تو جائے حیرت نہیں کہ قادیانیوں کا اس کے سوا اب دھندا ہی کیا رہ گیا ہے۔ البتہ یہاں حیرت انتظامیہ پر ہے کہ ایک طرف نوجوان صفی الرحمٰن قادیانی کو نبوت کے دعویٰ کی بناء پر گرفتار کیا ہے اور دوسری طرف قادیانی امت کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ کہ اپنے جھوٹے نبی کے کلمہ کو کھلے عام اپنی عبادت گاہوں پر لگائے۔ حالانکہ آج کل تو ایسے لوگوں کے خلاف تعزیری قوانین بھی موجود ہیں۔

کاروانِ ختم نبوت

ختم نبوت کانفرنسیں

ایڈمنسٹریٹر اوقاف سے ملاقات

جامع مسجد کا افتتاح

سانگھڑ میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا فوری نوٹس لیا جائے

ٹنڈو آدم جامع مسجد ختم نبوت میں ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماع میں بھرلہ اور پڈعیدن کی پولیس کے جانبدارانہ اور سراسر ناروا سلوک کی مذمت کی گئی کیونکہ وہاں کی پولیس نے حافظ میر محمد پر ناقابل بیان سختی اور تشدد کیا ہے جب حافظ صاحب موصوف نے ایک قادیانی کے قتل کا اقرار اس لیے کیا ہے کہ اس نے مقتول قادیانی کو قادیانیت کی تبلیغ سے بار بار روکا اور کہا تھا کہ مرزا قادیانی کی کتاب جس میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گستاخی موجود ہے اسے لوگوں کو نہ سنائے مگر وہ باز نہ آیا اور اس نے اس کی اسلام دشمنی کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔ اس اقرار کے بعد پولیس کا تشدد کرنا غلط حرکت ہے۔ نیز مبینہ طور پر پولیس نے قادیانیوں سے کافی رقم کھائی ہے جس کی وجہ سے پولیس حافظ صاحب پر تشدد کے علاوہ بے قصور مسلمانوں کو بھی گرفتار کر رہی ہے۔

اجلاس میں کہا گیا کہ باندھی کا ایک بااثر قادیانی عبدالرحمٰن ڈاہری نے خود اور دوسرے قادیانیوں کے علاوہ جھینسوں کے باڑوں پر کلمہ طیبہ لکھوا رکھا ہے۔ مقامی پولیس کو بار بار متوجہ کیا گیا۔ لیکن اس نے نہ ایف آئی آر درج کی اور نہ ہی کوئی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔ اجلاس نے مطالبہ کیا کہ صورت حال کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔

اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ گورنمنٹ بوائز کالج سانگھڑ کے قادیانی انسپکٹر سیف اللہ پر آرڈیننس ۱۹۸۴ء کی دفعہ نمبر ۲۰ کی خلاف ورزی کا مقدمہ درج کیا جائے اور اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ نیز اس کو برطرف کیا جائے کیونکہ اس نے اسلامیات کے لیکچر کے دوران قادیانیت کی تبلیغ اور ختم نبوت کی غلط تشریح کرنے پر طلبہ نے احتجاج کیا تو میجر حیدر جونیجو نے طلبا کو ڈانٹا، دھمکیاں دیں اور بے عزت کرکے نکال دیا۔

اجلاس میں کہا گیا کہ مندرجہ بالا واقعات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انتظامیہ کے بعض افسران صدارتی آرڈیننس ۲۰ پر عملدرآمد کرانے کی بجائے اس کی مخالفت پر اترے ہوئے ہیں۔ اجتماع میں مطالبہ کیا کہ انتظامیہ کو تنبیہ کی جائے اور صدارتی آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد کرایا جائے۔

علاوہ ازیں اجتماع میں حکومت کے اس اقدام کو سراہا گیا کہ حکومت قادیانیوں کے اصلی چہرے کو بے نقاب کرنے کے لیے مکمل قادیانی کوائف پر مشتمل کتاب شائع کر رہی ہے اور اپیل کی اس کتاب کو جلد از جلد منظر عام پر لائی جائے۔

اجلاس میں مجلس تحفظ ختم نبوت صوبۂ سندھ کے سربراہ اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت صوبۂ سندھ کے کنوینر مولانا احمد میاں حمادی کے گھر میں رات کے ۳ بجے قاتلانہ حملے کے ارادے سے داخل ہونے والے نامعلوم شخص کے داخل ہونے پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے پرزور مذمت کرتا ہے۔ اور یہ اندیشہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ شخص قادیانی ہو سکتا ہے۔ علامہ حمادی نے کہا مبینہ طور پر اس میں ایس پی سانگھڑ وسیم احمد صدیقی ملوث

ہے۔ اس لیے کہ اس کی آمد کے بعد یہ دوسری واردات ہے اجتماع نے اس واقعہ کی مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام صوبہ بلوچستان میں ختم نبوت کانفرنسیں ہوں گی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس صوبائی امیر مولانا منیرالدین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں تنظیمی اور تبلیغی پروگراموں پر غور و خوض کیا گیا۔ پروگرام کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ماہ شعبان، رمضان المبارک میں درس قرآن پاک، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے اور ختم نبوت کانفرنسیں کی جائیں گی۔ یہ پروگرام کوئٹہ، چمن، مستونگ، قلات، خضدار، تربت اور نوشکی میں ہوں گے

مسجد ختم نبوت ڈیرہ اسمٰعیل خان کے سلسلہ میں مجلس کے وفد کی ایڈمنسٹریٹر اوقاف سے ملاقات

ایڈمنسٹریٹر پشاور (محکمہ اوقاف) جناب خواجہ شاہد نذیر صاحب مورخہ ۲۵ مارچ کو ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ایک روزہ دورہ پر آئے۔ موصوف سے جناب محمد ریاض احسن گنگوہی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ کی قیادت میں ایک وفد ہمراہ مولانا کلیم اللہ صاحب ناظم تبلیغ، قاری الٰہی بخش صاحب ناظم نشر و اشاعت و دیگر حضرات نے ملاقات کی۔ اور (مبینہ مسجد احمدیہ) جائیداد نمبر ۱۳/۱۲/۲۷ مسجد ختم نبوت کے سلسلہ میں مختصر حالات ۱۹۷۴ء تا ۱۹۸۵ء بتائے۔ اور ۱۹۸۲ء کو قادیانیوں[۳] کو قانوناً مسجد مذکورہ سے بے دخل کیے جانے کے بعد مسلمانان ڈیرہ اسمٰعیل خان نے اس میں نمازیں ادا کیں۔ اور مذکورہ مسجد کا نام مسجد ختم نبوت رکھا اور مسجد پر لکھدیا۔ ۱۹۸۴ء میں سابقہ اسٹنٹ ایڈمنسٹریٹر محکمہ اوقاف غلام محمد نے چارج سنبھالا تو انہوں نے مسجد مذکورہ سے "مسجد ختم نبوت" کا نام اور کلمہ طیبہ لکھا تھا حکم دیکر مٹوا دیا۔ اور محکمہ بجلی میں غلط بیانی کرکے بل جو مسجد ختم نبوت کے نام پر تھا۔ اپنے دفتر کے نام پر ٹرانسفر کرانے کی ناکام کوشش کی۔ اس مرزائی[۳] نواز عمل سے مسلمانان ڈیرہ میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی اور احتجاج شروع ہوگئے۔ اور انتظامیہ ڈیرہ و ایکسین واپڈا سے وفود کی ملاقاتیں ہوئیں۔ تحریری اور تقریری قراردادوں کی شکل میں ضلع بھر میں کی مساجد میں احتجاج کیے گئے۔ افسر موصوف نے کہا کہ اچھا ہوا کہ آپ نے حالات اور واقعات سے آگاہ کر دیا۔ میں تو اس جائیداد کو نیلام میں فروخت کرنے والا تھا۔ وفد کے ارکان نے کاغذی اور زبانی طور پر مطمئن کر دیا۔ کہ مسجد خدا کا گھر ہے جہاں بن جائے "تاقیامت" مسجد ہی رہتی ہے۔ وہ کسی کی ملکیت نہیں ہوتی۔ جب کہ موقع پر منبر و محراب دکھائے گئے۔ نیلام نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کسی دوسرے کام میں لائی جا سکتی ہے۔ جبکہ بل بجلی بھی مسلسل آج تک مسجد ختم نبوت کے نام پر آرہا ہے۔ اور ادائیگی ہو رہی ہے۔ اور حتمی کیس فیصلہ کے لیے ڈپٹی کمشنر ڈیرہ اسمٰعیل خان کے پاس زیر غور ہے جس میں ایکسین واپڈا کی جانب سے کل فائل بن کر پہنچ چکی ہے۔

جناب ایڈمنسٹریٹر صاحب نے یقین دلایا کہ میں مسلمان ہونے کی حیثیت سے جو ہو سکے گا حتی المقدور کوشش کروں گا۔ جس پر امیر مجلس نے کچھ کاغذات کی نقول اس سلسلے میں ان کو دیں اور آخر میں وفد نے واضح کیا کہ مسجد کو دفتر بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہم قانونی طور پر اپنا حق مانگتے ہیں۔ وفد نے افسر موصوف کی یقین دہانیوں کا شکریہ ادا کیا۔

ڈیرہ میں دارالعلوم اور جامع مسجد کا افتتاح، جلسہ ختم نبوت! امیر مرکزیہ کی شرکت

مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے زیر اہتمام بستی تھویا سیال میں گزشتہ دنوں دارالعلوم اور جامع مسجد کا افتتاح پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ مولٰینا خان محمد صاحب مدظلہ خانقاہ عالیہ سراجیہ، امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے فرمایا۔ حضرت الامیر جب ڈیرہ تشریف لاتے تو مجاہدین ختم نبوت انہیں ایک شاندار جلوس کی شکل میں بستی تھویا سیال لے گئے۔ بعد نماز مغرب افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب سے مبلغ فیصل آباد مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا اس کے بعد حضرت الامیر نے دارالعلوم اور مسجد کا افتتاح فرمایا۔ ۱۰ مارچ کو اسی نئی دینی گاہ میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں جلسہ ہوا۔ قاری حاجی محمد کی تلاوت اور قاری عنایت اللہ مشتاق کی

ختم نبوت کے موضوع پر نعت کے بعد کالعدم جمعیت طلباء اسلام کے راہنما جناب خیر محمد بگٹی، جناب امیر نواز خان ایڈووکیٹ، عمدة الواعظین مولانا قاری محمد حنیف ملتانی اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ قاری نصراللہ بادشاہی مسجد لاہور نے بھی تلاوت کی۔ آخر میں مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ناظم اعلیٰ نے قراردادیں پیش کیں۔

ایک قرارداد میں لندن میں واقع نام نہاد اسلام آباد میں بیٹھ کر مرزا طاہر لعنہ کی طرف سے دیئے گئے بیانات کی مذمت کی گئی۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ مرزا طاہر لعنہ کو فوراً پاکستان لا کر اس پر ملک دشمنی اور اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی پر مقدمہ چلایا جائے۔ دوسری قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ ایک اور قرارداد میں ڈیرہ میں واقع (مبینہ مسجد احمدیہ) مسجد ختم نبوت کو فی الفور مسلمانان ڈیرہ کے حوالے کیا جائے۔ اس مسجد کو دفتر بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ یہ مسجد ہے اور اس پر مسلمانوں کا حق ہے۔

کوئٹہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد طوبیٰ کوئٹہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت صوبائی امیر مولانا محمد منیر الدین صاحب نے کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد امیر (بجلی گھر) نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے۔ نبی کریمؐ آخری نبی ہیں جن پر ہر قسم کی نئی نبوت کا دروازہ بند ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سب سے پہلے جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف جہاد کیا کیونکہ ختم نبوت کا مسئلہ دین کی اساس ہے۔ مولانا (بجلی گھر) نے فرمایا کہ ہم قادیانیوں لعنہ پر تشدد کے خلاف ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ وہ بھی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے حقدار بن جائیں۔ انہوں نے دلشگاف الفاظ میں کہا کہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کسی بھی قسم کی گستاخی برداشت نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی لعنہ صدارتی آرڈیننس کی پابندی کریں اور مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل نہ کریں۔ یہ ان کے حق میں بہتر ہے۔

قبل ازیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا نذیر احمد تونسوی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان کلمہ طیبہ کی توہین برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے نام نہاد دانشوروں اور سیاسی لیڈروں کی بھرپور مذمت کی جو اپنی اُجڑی ہوئی سیاست کو آباد کرنے کے لیے اپنے آقایان ولی نعمت کے اشارے پر قادیانیوں لعنہ کی حمایت کر رہے ہیں۔ اس سے قبل حافظ حسین احمد فردوسی نے بھی تقریر کی۔ مولانا قاری سید افتخار احمد بگٹی نے تلاوت اور مشہور شاعر سید رسول فریادی نے نظم پڑھی۔ کانفرنس میں کچھ قراردادیں منظور کی گئیں۔

پہلی قرارداد میں کراچی کے واقعات پر افسوس کا اظہار کیا اور عوام کو تلقین کی کہ وہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں۔ قانون کو ہاتھ میں نہ لیں۔ دوسری قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں لعنہ کے بارے میں صدارتی آرڈیننس کو آئین کا حصہ بنا دیا جائے۔ پارلیمنٹ کے منتخب ارکان کا فرض ہے کہ سب سے پہلے اس مسئلہ کی اہمیت کو جانتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے پارلیمنٹ میں کام کریں۔ تیسری قرارداد میں مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کا مسئلہ حل کرنے اور مرزا طاہر لعنہ سمیت تمام مجرموں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا۔ اجلاس میں ذکریوں کے قتل گاہ پر پابندی لگانے، انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور شعائر اسلام کی توہین سے روکنے کا مطالبہ کیا گیا۔ کانفرنس میں اہم عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹانے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔

بقیہ: آنکھوں دیکھا حال

عزیز الرحمٰن جالندھری، شعبہ تبلیغ کے سربراہ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر نے ایک تعزیتی بیان میں مولانا عبیداللہ انورؒ کی وفات پر گہرے صدمے اور دکھ کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا نے اپنی ساری زندگی خدمت دین کے لیے وقف کی ہوئی تھی۔ انہوں نے اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے تقریر اور تحریر کے ذریعے جو خدمات انجام دی ہیں۔ وہ تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف میں لکھی جائیں گی۔ انہوں نے ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت اور ۷۴ء کی تحریک میں نمایاں حصہ لیا۔ حتیٰ کہ قید و بند کی صعوبتوں سے بھی گزرے۔ دوسری تحریکوں میں بھی وہ پیش پیش رہے۔ مولانا کی وفات ملک و ملت کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ ہے ایسا سانحہ جس کی تلافی شاید مدتوں نہ ہو سکے۔

بزمِ ختم نبوت

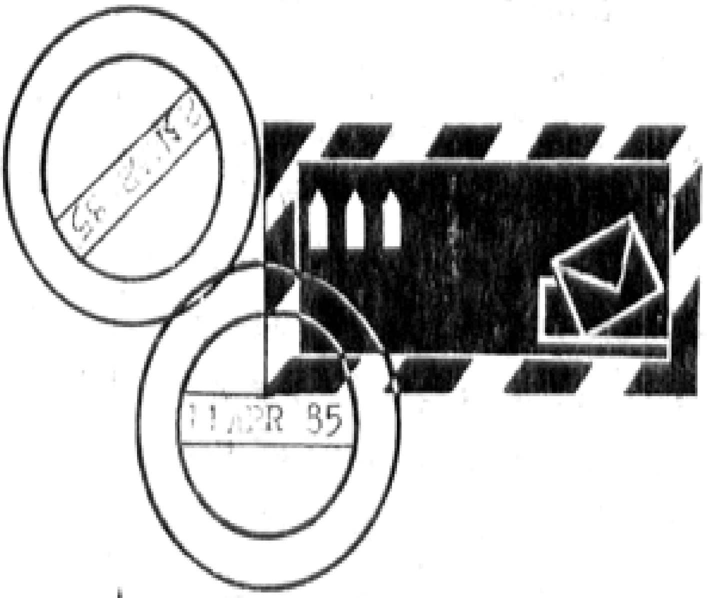

پورٹ لوئز (ماریشس)

آپ کے رسائل اور ہفت روزہ ختم نبوت پابندی سے پہنچ رہے ہیں۔ اللہ آپ حضرات کو مزید ہمت عطا فرمائے، حق کا بول بالا ہو اور باطل کا منہ کالا ہو آمین۔

گزشتہ ماہ میں نے تفصیلی خط ارسال کیا تھا معلوم نہیں ملا یا نہیں مولانا اخلاص صاحب کے ذریعے معلوم ہوا کہ آپ حضرات کو ہمارے خطوط نہ ملنے کی شکایت ہے۔ شاید ڈاکخانہ میں کوئی قادیانی ہو ..... دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم سے بھی کچھ دین کا کام اخلاص کے ساتھ لے لے۔ جملہ احباب کو سلام

محمد یونس فلاحی

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (ہندوستان)

محترم ومکرم جناب عبدالرحمان یعقوب باوا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

امید ہے کہ آپ اور آپ کے رفقاء بخیر و عافیت ہونگے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ماتحت آپ کے زیر ادارت نکلنے والا پرچہ ہفت روزہ ختم نبوت ایک مدت سے برابر موصول ہو کر باعث مسرت ہو رہا ہے۔ آپ اور آپ کے رفقاء مرزائیوں کے خلاف جو مہم چلا رہے ہیں وہ یقیناً قابل صد مبارکباد ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو اس خدمت کے لیے منتخب فرمایا یہ آپ کی مقبولیت عنداللہ کی علامت ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ان خدمات کو حسن قبولیت عطا فرمائے۔ اور مرزائیوں کے مکائد سے تمام امت مسلمہ کی مکمل حفاظت فرمائے۔ آپ کا یہ مزید کرم ہے کہ پرچہ مسلسل ارسال فرما رہے ہیں۔ اور جامعہ اسلامیہ ڈابھیل جیسی درسگاہ جو کبھی اس مہم کا مرکز تھی یاد فرما رہے ہیں۔ ہم لوگ پاکستان سے شائع ہونے والے دینی جرائد سے استفادہ سے محروم ہیں۔ ایسے حالات میں آپ کا پرچہ غنیمت باردہ کا کام دیتا ہے اور یہاں ہاتھوں ہاتھ لے کر پڑھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے احسان کا اپنی شایان شان بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ دعاؤں میں خصوصیت سے یاد فرمائیں۔ تمام رفقاء کی خدمت میں سلام مسنون اور درخواست دعا

والسلام ۔ مہتمم جامعہ اسلامیہ ڈابھیل

پیر طریقت حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ کا گرامی نامہ

محترم جناب مدیر صاحب "ختم نبوت" سلام مسنون!

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو بار آور فرما دیں آمین۔ رسالہ ختم نبوت شمارہ نمبر ۴۲ جلد نمبر ۳ ص ۱۳ پر درود شریف میں مرزائیوں کی اختراع کو پڑھا۔ اس ضمن میں ایک مزید حوالہ درج کر رہا ہوں۔ جس میں مرزا قادیانی لعین کو مقصود بالذات بنا کر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بالتبع بناتے ہوئے کہا ہے۔ مرزا قادیانی لعین کی سیرت بنام سیرت مسیح موعود (لعنۃ علیہ) مرتبہ عرفانی شائع کردہ دارالامان قادیان ص ۳۱۸ تا ۳۱۹ میں درج ہے کہ

" سراج الحق قادیانی لعین کہتا ہے کہ جب میں پہنچا تو (مرزا

قادیانی لعنہ نے) فرمایا صاحبزادہ صاحب آگئے ہیں میں نے عرض کیا حضرت صلی اللہ علیک وعلی محمد آگیا۔ میں عرض کیا حضرت صلی اللہ علیک وعلی محمد مجھے کوئی تکلیف نہیں ..... میں نے عرض کیا حضرت صلی اللہ علیک وعلی محمد بہت اچھا۔ میں نے عرض کیا حضرت صلی اللہ علیک وعلی محمد جاگ اٹھا.....

ایک دفعہ مغرب کی نماز پڑھی گئی اور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کے پاس کھڑا تھا جب نماز کا سلام پھیرا گیا تو آپ نے بایاں ہاتھ میری دائیں ران پر رکھ کر فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب اس وقت میں التحیات پڑھتا تھا۔ الہاماً میری زبان پر جاری ہوا کہ صلی اللہ علیک وعلی ماجمد۔"

خود سید دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو درود شریف مسلمانوں کو ارشاد فرمایا اس میں سید دوعالم کے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر بھی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعد میں ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو سید دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہاں بھی اعلیٰ بتایا (لعنہ اللہ)

والسلام
محمد زاہد الحسینی

مرزائی رسالے کی اشتعال انگیزی

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب! سلام مسنون

لاہور سے شائع ہونے والا مرزائیوں کا ایک ہفت روزہ رسالہ "لاہور" اپنی جماعت کی فرضی مظلومیت کے قصے قارئین کے خطوط کی شکل میں شائع کرتا رہتا ہے۔ ایک خط میں جو فرضی معلوم ہوتا ہے اپنے ایک مرزائی لعنہ کو جو مسلمانوں کے کلمہ طیبہ کو اپنے سینے پر لگائے ہوئے تھا اور جسے پولیس نے نقص امن عامہ کے اندیشہ کی بنا پر تھانے میں بلایا اور اس کے سینے سے کلمہ طیبہ اتروا کر چھوڑ دیا۔ اور قادیانی لعنہ کو مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان پولیس افسروں کو مکہ کے کافروں سے تشبیہ دی ہے جو ایک اشتعال انگیز حرکت ہے۔

رہی یہ بات کہ کلمہ طیبہ کیوں اتروایا تو میں سمجھتا ہوں کہ رحیم یار خان پولیس نے اپنے سچے مسلمان ہونے کا ثبوت دیا ہے کیونکہ کافر اور مشرک قرآنی آیت "انما المشرکون نجس" کے مطابق نجس یعنی ناپاک ہوتے ہیں۔ رہے قادیانی تو وہ نہ صرف کافر بلکہ مرتد بھی ہیں۔ اور مرتد کے ساتھ اسلام میں وہی سلوک ہوتا ہے۔ جو خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب لعنہ اور دیگر مدعیان نبوت اور ان کے پیروکاروں کے ساتھ کیا تھا وہ بھی یہی کلمہ پڑھتے تھے، مسلمانوں کی اذان دیتے تھے، مسلمانوں کی طرح نماز پڑھتے تھے۔ پھر بھی ان کے ساتھ جہاد کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ جھوٹے مدعیان نبوت کے پیروکاروں کے کلمے، اذان، نماز، اور دوسرے اسلامی شعائر کے استعمال کرنے کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

ایک اور مراسلہ جو "اقبال احمد برطانیہ" کے نام سے شائع کیا گیا، لکھا ہے کہ

"اگر احمدی کلمہ پڑھتے ہیں تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ جب کلمہ میں محمد کا لفظ آتا ہے تو ان کی مراد مرزا غلام احمد قادیانی (لعنۃ اللہ علیہ) ہوتی ہے آپ کسی کی نیت پر حملہ کرتے ہیں!؟"

جو بھی مسلمان ایسی بات کہتا ہے تو وہ اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خود مرزائیوں کے گرو گھنٹال مرزا قادیانی لعنۃ اللہ علیہ نے "محمد رسول اللہ" سے مراد اپنی ذات کو لیا ہے۔ مرزا قادیانی (لعنۃ اللہ علیہ) آیت کریمہ "محمد رسول اللہ والذین معہ" لکھنے کے بعد کہتا ہے

"اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی"
(ایک غلطی کا ازالہ ص۳ مطبوعہ ربوہ)

لیجیے جناب! کیا مسلمان ان کی نیت پر حملہ کر رہے ہیں یا خود مرزائیوں کی بدنیتی اس سے ظاہر ہو رہی ہے......

میں سمجھتا ہوں کہ مرزائی آج کل کلمہ طیبہ سینے پر لگا کر بازاروں میں گھومنے کی جو تحریک چلا رہے ہیں اس سے ان کا مقصد اپنا مسلمان ظاہر کرنا نہیں بلکہ اس کا مقصد مسلمانوں میں اشتعال پیدا کرنا ہے۔ اگر کسی شہر کی انتظامیہ مرزائیوں کو اس اشتعال انگیزی سے روک سکتی ہے تو وہ اپنا فرض ادا کرتی ہے اور اسے یہ فرض ادا کرنا چاہیے۔ وکیل احمد
لاہور کینٹ

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

خَاتِمُ الاَنبیاء خَاتِمُ المُرسَلِین

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

یا نبیؐ آپ ہی شاہِ لولاک ہیں
آپؐ ہی کے لئے ارض و افلاک ہیں
آپ ہی کے لئے ہیں مکان و مکین آپؐ کے بعد کوئی نبی ہی نہیں

کون جانے بھلا عظمتیں آپؐ کی
جانے خود ہی خدا رفعتیں آپؐ کی
آپؐ کے پا گئے، تا بہ عرشِ بریں آپؐ کے بعد کوئی نبی ہی نہیں

رحمتِ عالمینؐ۔ رحمتیں آپؐ کی
دونوں عالم کی سب نعمتیں آپؐ کی
آپؐ ہی پر ہے تکمیلِ دیں مبیں آپؐ کے بعد کوئی نبی ہی نہیں

ابتداء آپؐ سے، انتہا آپؐ پر
ختم نبیوں کا ہے سلسلہ آپؐ پر
آپؐ ہیں اولیں، آپؐ ہیں آخریں آپؐ کے بعد کوئی نبی ہی نہیں

جس کو ختم نبوت سے انکار ہے
وہ تو مرتد ہے کافر ہے غدار ہے
ہے یہ ایمان ہمارا، ہمارا یقین آپؐ کے بعد کوئی نبی ہی نہیں

جو بھی ختم نبوت کا منکر ہوا
دشمنِ دین ہے دشمن اسلام کا
واجبُ القتل ہے، ایسا غدارِ دیں آپؐ کے بعد کوئی نبی ہی نہیں

نازؔ قرآنِ پاک اس کا خود ہے گواہ
آپ کی شان میں ہے خدا نے کہا
ہے محمدؐ ہمارا نبی آخرین آپ کے بعد کوئی نبی ہی نہیں
خاتم الانبیاءؐ، خاتم المرسلینؐ

اسلم نازؔ خواجگانی